



وسیلہ کا مطلب ہے ایسا ذریعہ استعمال کیا جو مقصود تک پہنچا دے۔ جائز وسیلہ کی تین صورتیں ہیں جو کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور وہ درج ذیل ہیں: (1) اللہ تعالیٰ کے اسماء کا وسیلہ قرآن میں ہے: وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فادعوہ بہا۔ -- الاعراف: 180 "اور اللہ کے نام سب نام اچھے ہی اچھے ہیں پس تم اس کے ناموں سے پکارو" اللہ تعالیٰ سے اس کے اسماء حسنی کے وسیلہ سے دعا کرنا درست ہے جیسا کہ اوپر آیت میں ذکر ہے جبکہ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے نبی ﷺ سے دعا کا پلچھا تو آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھنے کا کہا: «اللهم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً اولاً بغیر الذنوب إلا أنت فاغفر لی مغفرة من عندک وارحمنی ایاک أنت الغفور الرحیم» صحیح بخاری: 834 "اے اللہ! یقیناً میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے علاوہ کوئی بخشنے والا نہیں۔ پس تو اپنی خصوصی بخشش کے ساتھ میرے سب گناہ معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔" اس دعا میں اللہ تعالیٰ کے دو اسماء کو وسیلہ بنایا گیا۔ (2) اللہ کی صفات کے ساتھ وسیلہ حدیث میں ہے: «اللهم بعلک الغیب وقدرتک علی الخلق ایعنی ما علمت بالحیاة خبر الی وتوفی اذا علمت الوفاة خیر الی» سنن النسائی: 1306 "اے اللہ! میں تیرے علم غیب اور مخلوق پر قدرت کے وسیلے سے یہ دعا کرنا ہوں کہ جب تک تیرے علم کے مطابق میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہے مجھے حیات رکھا اور جب تیرے علم کے مطابق میرا مرنا بہتر ہو تو مجھے وفات دے دے۔" اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی صفات، علم اور قدرت کو وسیلہ بنایا گیا ہے۔ 3- نیک آدمی کا وسیلہ ایسے آدمی کی دعا کو وسیلہ بنانا کہ جس کی دعا کی قبولیت کی امید ہو۔ احادیث میں ہے کہ صحابہ کرام بارش وغیرہ کی دعا آپ سے کروا لیتے۔ صحیح بخاری: 847 حضرت عمرؓ کے دور میں جب قحط سالی پیدا ہوئی تو لوگ حضرت عباسؓ کے پاس آئے اور کہا کہ وہ اللہ سے دعا کریں۔ حضرت عمر اس موقع پر فرماتے ہیں: «اللهم ایاکنا نتوسل الیک بنینا قسینا وایا نتوسل الیک بعم نیننا فاستقنا» صحیح بخاری: 1010 "اے اللہ! پہلے ہم نبی ﷺ کو وسیلہ بناتے (بارش کی دعا کروا لیتے) تو تو ہمیں بارش عطا کر دیتا تھا اب (نبی ﷺ ہم میں موجود نہیں) تیرے نبی ﷺ کے چچا کو ہم (دعا کے لیے) وسیلہ بنایا ہے پس تو ہمیں بارش عطا کر دے۔ اس کے بعد حضرت عباسؓ کھڑے ہوئے اور دعا فرمائی۔ سائل کے سوال میں یہ پلچھا گیا ہے کہ نبی ﷺ کے صدقے اللہ سے دعا کرنا کیسا ہے؟ اوپر پیش کی گئی عبارت میں میں نے تین طرح کے وسیلے جو کہ مشروع ہیں ذکر کئے ہیں۔ اول الذکر اللہ کی صفات و اسماء کے ساتھ اور آخری الذکر اس کی مخلوق کا وسیلہ ہے، لیکن اس میں بھی اس سے دعا کروانا ہے اور حضرت عمرؓ کو آپ کے چچا عباس سے وسیلہ کے طور پر دعا کروانا اور یہ اقرار کرنا کہ ہم پہلے نبی سے دعا کروا لیتے تھے اور اب ان کے چچا سے کروا رہے ہیں یہ ثابت کرتا ہے کہ (1) صحابہ فوت شدہ کو وسیلہ نہیں بناتے تھے۔ (2) وسیلہ اس نیک اور زندہ شخصیت سے محض دعا کروانا ہے۔ آپ کی وفات کے بعد سے یہ سمجھتے ہوئے کہ ان کی دعا رد نہیں ہوتی اور ان کا وسیلہ اور واسطہ دینا، شرعاً درست نہیں۔ کیونکہ فوت شدہ کا وسیلہ قرآن و حدیث اور صحابہ سے ثابت نہیں لہذا فوت شدگان کا وسیلہ بنانا حرام ہے اور ناجائز ہے۔